© rasailojaraid.com

تھی کہ میں نے جنید کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سری سقطی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے معروف کرخی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی اور اس طرح یہ سلسلہ حسن بصری اور ان سے حضرت علیؓ تک پہنچتا ہے اور آخر میں یہ ہے۔

حسن بصری کے قول سے واضح ہوا کہ تسبیح موجود اور مستعمل تھی صحابہ کے عہد میں۔

رسالہ معمولی کاغذ پر چھاپ گیا ہے۔ مترجم کا نام درج نہیں۔ ترجمہ کی زبان پرانے طرز کی ہے۔ رسالے کے متن میں کتابت کی کافی غلطیاں ہیں اور ترجمہ بھی ناقص ہے۔

ضخامت ۸۴ صفحات

ملنے کا پتہ کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ۔ ڈجکوٹ روڈ۔ لائل پور

دین آباء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنفہ سید حشمت حسین جعفری ایڈوکیٹ

ناشر۔ مکتبہ افکار اسلامی گاڑی کھاتہ حیدرآباد۔ پاک

صفحات ۲۱۶۔ قیمت ۲ روپیہ ۵۰ پیسے

پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے آباء کے دین اور نجات کے متعلق جمہور علماء کا جو مسلک ہے تو ظاہر ہے۔ لیکن ان متقدمین یا متاخرین علماء میں سے کچھ محققین ایسے بھی گذرے ہیں جو ایک طرف جمہور علماء کے دلائل کی قوت اور دوسری طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کی اعلیٰ شخصیت کو دیکھ کر اس مسئلے میں سکوت کی راہ اختیار کرنے کو ترجیح دی ہے۔

سندھ کے عظیم محدث اور فقیہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی نے اپنی مشہور عالم تالیف۔ فرائض الاسلام میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔

متاخرین علماء میں خدا بھلا کرے علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کا جنہوں نے اس مسئلے کے مختلف نادیوں کو لے کر اس پر چھ رسالے لکھ ڈالے۔ جن کے یہ نام ہیں۔

۱۔ مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ۔ ۲۔ الدرج المنیفۃ فی الآباء الشریفۃ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳- المقامۃ السندسیۃ فی النسبۃ المصطفویۃ۔

۴- التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ

۵- نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین

۶- السبل الجلیۃ فی آلاباء العلیۃ۔

یہ چھ رسالے علامہ سیوطی کے دوسرے تین رسالوں کے ساتھ الرسائل التسع کے نام سے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے تین بار چھپ چکے ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی کا علمی تبحر اور فن حدیث پر نظر اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن وہ کسی ایک مسلک کو لے کر آگے نہیں بڑھے اور ایک رسالہ آنحضرت کے والدین کے احیاء اور ایمان لانے پر بھی لکھ ڈالا۔

زیر نظر کتاب "آباء النبی" میں فاضل مؤلف نے اصل میں علامہ سیوطی کے ان رسائل کو ہی اپنی تحقیق کا اساس قرار دیا ہے اور اس کو اردو کا لباس پہنایا ہے۔ لیکن مؤلف علام ایک ہی مسلک لے کر چلے ہیں کہ آنحضرت کے تمام آباء و اجداد و امہات وجدات کفر و شرک کے شائبہ سے مبرا تھے اور فاضل مؤلف نے بعض رواۃ حدیث پر جو تنقید فرمائی ہے اس سے فن رجال پر ان کی غائر نظر معلوم ہے اور کتاب کے صفحہ تین اور چار پر حافظ ابن کثیر کی تفسیر ج ۱ص سے کعب الاحبار کے متعلق جو ایک حوالہ نقل کیا ہے۔ اس سے علم تفسیری روایات پر بڑی روشنی پڑتی ہے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ انہ (کعب) لما اسلم فی الدولۃ العمریۃ جعل یحدث عمر رضی اللہ عنہ کتبہ قدیما فربما استمع لہ عمر رضی اللہ عنہ فترخص الناس فی استماع ما عندہ ونقلوا ما عندہ غثہا وسمینہا۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ولیس لہذہ الامۃ حاجۃ الی حرف واحد مما عندہ۔

© rasailojaraid.com